کہ میں ہر ایک تعارض کو دور کرسکتا ہوں۔ کیونکہ جو حقیقی اور واقعی تعارض ہوگا اوسکو

ظاہری معانی پر انکو دوسری آیات اور تعلیم قرآنی وتقدس رحمانی کے برخلاف سمجھکر تہتہے اوڑائینگے۔ اور ان ظواہر سے انکار کرینگے۔ اس انکار ظواہر آیات کی پٹری بہی انکے مہنمیر قادیانی نے جمادی ہے۔ اور آیات لیلۃ القدر وسجود آدم ومعجزات مسیح از قسم احیاء موتےٰ وخلق طیور وغیرہ کے ظاہری معانی کو خلاف تعلیم قرآنی وتقدس رحمانی وبرخلاف حقائق نفس الامریہ قرار دیکر انکی تاویل کردی ہے۔ اور یہ انکار اُنکا حدیث نبوی کے ظاہری معانی مین محدود ومحصور نہین ہا۔ ظواہر حدیث کو تو آپنے ظنی ہونے کے بہانہ سے تت نہ بنایا ہے۔ ظواہر قرآن کو اس حیلہ سے اوڑانا شروع کردیا ہے۔ کہ وہ ظواہر دوسری آیات کے مخالف ہین۔ اور تعلیم قرآنی وتقدس رحمانی کے منافی ہین جس سے یقین ہوتا ہے کہ اُنکی یہ تطبیق وتاویل آپکے اتباع مین مسلم ہوگئی۔ (خدا اسکو مسلم ہونے دے اور باطل ومضمحل کردے) تو آپ اور آپکے اتباع جملہ نصوص قرآنیہ واحادیث نبویہ کے ظواہر وحقائق سے منکر ہوجائین گے۔ اور پکے اور پورے باطنی وملحدین جائینگے۔ اے خدا تو اونکو اس بلا سے بچا۔

۱۳ یہ صاف وصریح اقرار ہے کہ آپ کے نزدیک صحیحین کی بعض احادیث مین حقیقی اور واقعی تعارض بہی موجود ہے جسکو نہ آپ دور کرسکتے ہین نہ آپکے زعم مین کوئی اور شخص۔ اور تعارض آپکے نزدیک وضع وتحریف کی علامت ہے چنانچہ آپکی تحریر نمبر ۴ وغیرہ مین آپ بیان کرچکے ہین ان دونو مقدمات سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ صحیحین مین آپکے نزدیک بعض احادیث موضوع بہی موجود ہین۔ یہ احادیث صحیحین پر آپکا تیرہوان حملہ ہے۔

مین کیونکر دور سکتا ہون یا کوئی اور شخص کیونکر دور سکتا ہے اور آپنے جو مجھسے دریافت فرمایا ہے کہ جو تعارض[۵۱] ابن صیاد والی حدیث اور گرجا والے دجال والی حدیث مین پایا جاتا ہے اس تعارض کے ماننے مین کون تمہارے ساتھ ہے۔ اس سوال سے مین متعجب ہون کہ جس حالت مین مدلل اور موجہ طور پر مین تعارض کو ثابت کر چکا ہون تو پہر میرے لئے ضرورت کیا ہے کہ مین کسی کی سلف مین سے تقلید ضروری سمجھون اور آپ بھی تو ریویو براہین احمدیہ صفحہ ۱۳۱ مین اس بات کو قبول کر چکے ہین کہ بلا تقلید غیری استدلال منع نہین۔ چنانچہ آپ اس صفحہ مین فرماتے ہین کہ ہمارے معاصرین جو باوجود ترک تقلید تقلید کے خوگیر ہین۔ بلا واسطہ سابقین کسی آیۃ یا حدیث سے تمسک نہین کرتے اور جو بلا واسطہ سابقین کسی آیت یا حدیث سے استدلال کرے اسکو تعجب کی نگاہون سے دیکھتے ہین اور آپکا یہ [illegible] لفظ سے یہ سمجھ لیا ہے [illegible] ہین احادیث کا مرتبہ صحت قرآن کے مرتبہ صحت سے برابر سمجھتا ہون یہ مجھے آپ کی فحوائی کلام سے خیال گذرا تھا۔ اگر آپکا یہ منشاء نہین ہے اور آپ میری طرح احادیث کا مرتبہ صحت قرآن کریم کے مرتبہ صحت سے متنزل سمجھتے ہین اور قرآن کریم کو امام قرار دیتے ہین۔ اور محک[۵۲]

---

۵۱ مین نے یہ سوال نہین کیا۔ حاشیہ نمبر ۲ اور صفحہ (۲۵۲) اور متن صفحہ مذکور ملاحظہ ہو۔ اور جو اس سوال کے جواب مین آپنے کہا ہے وہ بھی بے محل ہے۔ اور جس عبارت ریویو سے آپنے استدلال کیا ہے وہ بھی آپکی مدعا سے اجنبی ہے۔ اس عبارت مین آیہ و حدیث کی ہوتے تقلید کو غیر ضروری بتایا گیا ہے۔ اور آپکا دعوائے تعارض احادیث ابن صیاد و دجال محض باطل خیال ہے احادیث نبویہ سے اسپر شہادت پائی نہین جاتی حاشیہ نمبر ۱ صفحہ ۲۴۱ ملاحظہ ہو۔

۵۲ حدیث صحیح کا مرتبہ ثبوت مین قرآن کریم کے مساوی نہونا تو مینے ظاہر کیا تھا مگر قرآن کا

صحت احادیث ٹھیراتے ہیں تو پھر میری غلطی ہے کہ مینے ایسا خیال کیا لیکن اگر آپ درحقیقت قرآن کریم کا اعلیٰ مرتبہ مانتے ہیں اور اسکو واقعی طور پر محک صحت احادیث قرار دیتے ہیں اور اسکی مخالفت کیحالت میں کسی حدیث کو قبول نہیں کرتے تو پھر تو آپ مجھ سے متفق الرائے ہیں پھر اس لمبی چوڑی تکرار سے فائدہ کیا ہے

اور یہ جو آپنے مجھسے دریافت فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اجتہاد سے کیا مطلب ہے تو مین عرض کرتا ہون کہ اس جگہہ اجتہاد سے مراد اس عاجز کی اجتہاد فی الوحی ہے۔ کیونکہ یہ تو ثابت ہے اور آپکو معلوم ہوگا کہ آنحضرت صلعم وحی مجمل مین

محک صحت احادیث صحیحہ ہوتا اپنی اپنی طرف سے ملا کر پہلے اُن دونو باتوں کا قایل قرار دیا اور ہمین اپنی وجالیت کا ایک ثبوت پیش کیا ہے۔ مین بار بار کہہ چکا ہون کہ احادیث صحیحہ کا معیار صحت اصول روایت ہین۔ اور احادیث صحیحہ ثبوتِ صحت کے بعد خود بخود موافق قرآن ہوجاتی ہین۔ احادیث صحیحہ کی صحت کو قرآن سے نہین پہچانا جاتا۔ ممکن ہے کہ ایک حدیث کا مضمون قرآن کے مطابق ہو اور وہ حدیث صحیح نہو۔

۵۱ یہ غلطی کا اعتراف منافقانہ ہے۔ یہ اعتراف صادق اور دل سے ہوتا تو میرے اس اعتقاد کو کہ "احادیث صحیحہ کی صحت کا مرتبہ قرآن کے برابر نہین" بیان و تسلیم کرنے کے بعد آپ اس بالی منائی ہوئی بات کو میرے خطاب مین پیش نکرتے حالانکہ آخری تحریر تک اس بات کا اپنے پیچھا نہین چھوڑا۔ ہر یک تحریر مین اسکا اعادہ کیا ہے۔

۵۲ اس قول مین قادیانی نے عجیب تدلیس و تلبیس سے کام لیا ہے اور اپنا دجال ہونا ثابت زور سے ثابت کر دکھایا ہے۔ اسکی جملہ تلبیسات و تحریفات مخصوص

اجتہادی طور پر

قرآن وحدیث کا اصل اصول یہی امر ہے۔ جو اس قول مین اسنے اختیار کیا ہے۔ ناظرین اسکی شرح توجہ سے سنین۔ اس قول مین آپنے دعوی یہ کیا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وحی مجمل مین اجتہاد کرتے اور اسمین غلطی کیا کرتے۔ جو جملہ مجملات وحی متلو (قرآن مجید) اور وحی غیر متلو (حدیث شریف) کو شامل ہو اور اس دعوی سے قادیانی نے یہ جتایا ہے کہ قرآن کی جو آیہ مجمل ہے یا احادیث نبویہ سے جو حدیث مجمل ہے وہ محل اجتہاد ہے۔ اور اسمین غلطی ہوسکتی ہے۔ اسی نظر سے قادیانی نے اپنی تحریر نمبر ۴ مین یہ دعوی کیا تھا کہ بعض حدیثیں اجتہادی طور سے آنحضرت ص نے فرمائی ہین اس وجہ سے انمین باہم تعارض ہوگیا ہے۔ جسپر ہمنے اپنی تحریر نمبری ۵ مین سے اجتہاد سے سوال کیا تھا۔ اوسکا جواب قادیانی نے اس قول مین دیا ہے۔ جسکا مطلب مضمون تحریر نمبری ۴۔ اور ازالہ قادیانی کا مضمون صـ وصـ وغیرہ ملاکر یہ ہوا کہ بعض آیات واحادیث کی وحی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مجمل ہوتی۔ آنحضرت ص اپنے اجتہاد سے اسکی تفسیر وتشریح فرماتے۔ اور اسمین غلطی بھی کیا کرتے۔ اسیوجہ سے ان مین تعارض واقع ہوگیا ہے۔ اور احادیث متعلقہ دجال وابن صیاد وحضرت مسیح اسی قسم سے ہین آنحضرت کو اس باب مین کچھ مجمل وحی ہوئی تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی تشریح وتفسیر اپنے اجتہاد سے کر کے وہ حدیثین فرمادی ہین۔ اور انمین غلطی کی۔ یہی وجہ ہے کہ ان احادیث مین تعارض واقع ہوگیا ہے ۔،

اس عام دعوے (وحی مجمل قرآن وحدیث کو آنحضرت ص کے اجتہاد سے تفسیر کرنے

دخل دیا کرتے تھے

دراسمین غلطی کے مرتکب ہونے) پر جو دو دلیلین قادیانی نے پیش کی ہین وہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو خواب ہین (چنانچہ حاشیہ آیندہ متصلہ مین ان کی تشریح ہوگی) - اور نبی کا خواب گو ایک خاص قسم کی وحی ہے جسکی تعبیر اجتہادی ہوسکتی ہے - اور اسمین غلطی ممکن ہے - مگر اس خاص قسم وحی کی محل اجتہاد و غلطی ہونے سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ ہر قسم کی وحی مجمل قرآن وحدیث کی تفسیر آنحضرت صلعم اجتہاد سے فرماتے - اور اسمین غلطی کیا کرتے -

دعوے تو آپنے عام کیا کہ ہر ایک وحی مجمل قرآن وحدیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اجتہاد کرتے اور اسمین غلطی کے مرتکب ہوتے اور دلیل خاص ایک قسم (خواب) مین آنحضرت صلعم کا اجتہاد و غلطی کرنا پیش کیا اور مسلمانون کو دہوکہ دیا اور اس دہوکہ سے اپنا دجال ہونا ثابت کیا - مسلمان اور غیر مسلم سبھی عقلا اسپر اتفاق رکھتے ہین کہ دلیل خاص سے دعوے عام ثابت نہین ہوتا - مگر آپ کو ایسے اتباع ملگئے ہین جو عقل سے بہی اب کوئی تعلق نہین رکھتے - جیسا کہ نقل کو پہلے ہی سے آپ سے بعیت کرکے سلام کہہ چکے تھے - لہذا آپ بے دہڑک و بلا پابندی نقل وعقل جو چاہتے ہین کہہ دیتے ہین - اور وہ "آمنا کل من ربنا" کہکر اسکو تسلیم کرلیتے ہین آپ دو تین خوابون کی تعبیر مین آنحضرت صلعم کے اجتہاد وخطا کو تہکہنڈا بنا کر انہین کی دستاویز سے جس پیشین گوئی قرآن وحدیث کو چاہتے ہین وحی مجمل قرار دیتے ہین اور اسکو آنحضرت صلعم کے اجتہاد کا ایک غلط نتیجہ ٹھرا کر اسکے ظاہر معانی کو بیکار و بے اعتبار ٹہراتے اور اپنی تاویل کا محل بنا لیتے ہین - اور نصوص قرآن وحدیث کو زیر و بالا کر دیتے - اور وہ لوگ عقل و نقل سے آزاد اسکو

اور بسا اوقات

حقائق و معارف سمجھکر اسپر ایمان لاتے ہین - وہ لوگ تو ہماری کلام کو شاید سمجہہی نہ سکینگے - ہم نا واقف اہل اسلام کو یہ بتاتے ہین کہ اسلام مین مجملات قرآن حدیث کا کیا حکم مقرر و مسلم ہے -

اسلام و مسلمانون مین مجملات قرآن حدیث کا یہ حکم مسلم و مقرر ہے کہ جس مخزن و مخرج سے مجمل کا صدور ہوتا ہے اسی مخزن و مخرج سے اسکا بیان صادر ہوتا ہے یعنی وحی الٰہی و نص شارع سے جسکو اجتہاد اور اجتہادی غلطی ہرگز نہین کہا جا سکتا -

مسلمانون کی ایک چھوٹی سی کتاب اصول فقہ حسامی مین لکھا ہے

وضد المفسر المجمل - وهو ما ازدحمت فيه المعاني فاشتبه المراد به اشتباها لا يدرك الا ببيان من المجمل كالربوا وحكمه التوقف فيه على اعتقاد حقية المراد به الى ان ياتيه البيان (حسامی ص...)

مفسر کی ضد مجمل ہے جسکی مراد مین کثرت معانی کے سبب ایسا اشتباہ واقع ہو جو بلا بیان شارع رفع نہو - جیسے آیہ ربو ہے - اسکا حکم یہ ہے کہ اسکی مراد قرار دینے مین توقف کیا جائے جب تک کہ شارع سے بیان وارد ہو - آیہ ربو کے مجمل ہونے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ربو عربی زبان مین ہر ایک بڑہوتری کو کہا جاتا ہے اور کوئی بیع ایک جانب کی بڑہوتری سے خالی نہین - لہذا یہ معنے لغوی ربو کے اس آیہ مین مراد نہین ہو سکتی - اور وجوہات سے بڑہوتری مراد لین تو انمین کثرت وجوہات کے سبب اشتباہ واقع ہے - اور کسی خاص وجہ کی بڑہوتری مراد نہین لیجا سکتی -

وہ تفسیر اور تشریح

لہذا اسکی مراد قرار دینے مین توقف کیا گیا۔ یہانتک کہ شارع صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی مراد کو خود بیان کردیا اور صاف فرما دیا کہ چھ چیزون گندم۔ جو۔ نمک۔ کھجور۔ سونا۔ چاندی کا اپنی ہم جنس سے مبادلہ ہو تو اسمین ایک جانب کی بڑھوتری ربو ہے۔ تو وہ اشتباہ رفع ہوا۔ اس بیان نبوی کی نسبت کوئی مسلمان یہ تجویز نہین کرتا کہ آنحضرت ؐ نے یہ بیان اجتہاد سے فرمایا ہے جسمین خطا کا احتمال ہے۔ بلکہ بالاتفاق یہی تسلیم کیا جاتا ہے۔ کہ یہ بیان وحی الٰہی سے ہوا ہے۔ جسکو شریعت کہا جاتا ہے۔ اور اس بیان مین اسکو شارع تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسکی مثالین کتاب [illegible] مین اور بہت ہین۔ کتاب اللہ کی اور تمثیلات کا کوئی شائق ہو تو تفسیر اتقان مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۳۰۸ مین دیکھے۔ اور احادیث کی تمثیلات کتب احادیث مین۔

نبی کے خواب کی مجملات اس حکم سے مستثنے ہین اور اسکی تعبیر وحی الٰہی پر موقوف نہین وہ اجتہاد سے بھی ہو سکتی ہے۔

نبی ؐ کا خواب گو ایک قسم کا وحی ہے۔ چنانچہ ابن ابی حاتم اور بخاری کی حدیث مین آیا ہے۔ مگر چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خوابون کی اجتہاد سے تعبیر کی اور اوسمین بعض

> رویا الانبیاء وحی رواہ ابن ابی حاتم مرفوعًا والبخاری من قول عبید بن عمیر۔

جگہ (جنکا ذکر حاشیہ آیندہ مین ہے) غلطی بھی ظاہر ہوئی۔ تو اس سے ثابت ہوا کہ اس قسم کی مجمل وحی منامی کا حکم عام مجملات قرآن وحدیث سے مستثنیٰ ہے اسمین اجتہاد سے کام لینا جائز ہے۔ اور شرع اور وحی سے درود بیان کی

جو آن حضرت

تعبیر خواب مین ضرورت نہین ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس قسم وحی منامی کے چھیالیسوین حصہ (مومنون کی خواب مین جسکو بخاری کی حدیث نبوی مین نبوت کا چھیالیسوان حصہ کہا گیا ہے اجتہاد سے تعبیر کو جائز رکھا گیا ہے۔ اور

رویا المؤمن جزء من ستة وار بعین جزءً من النبوة (بخاری صفحہ ۱۰۳۵)

اگر اس قسم کی وحی کی تعبیر بھی بیان شارع پر موقوف رکھی جاتی تو اسکی جزء (چھیالیسوان حصہ) مین بھی اس بیان شارع کے کسی جزء کی ضرورت ہوتی اور چونکہ یہہ ناممکن امر ہے کہ ہر ایک مومن کی سچی خواب کی تعبیر کا کوئی حصہ بیان شارع مین پایا جائے۔ لہذا اسکو کل یعنے وحی منامی نبوی مین بھی اس بیان کی ضرورت کو اٹھا یا گیا اور اجتہاد سے اسکی تعبیر کو جائز رکھا گیا۔

الحاصل خاص خواب کا حکم اور ہے۔ عام مجملات قرآن وحدیث کا حکم اور قادیانی مسلمانون کو دہوکہ دیتا ہے کہ عام وحی مجمل قرآن وحدیث کو خواب کے حکم مین ٹھراکر جس آیہ حدیث کو چاہتا ہے وحی مجمل قرار دیکر اجتہادی غلطی کا قرار دیتا اور اسمین جو تاویل چاہتا ہے کرتا ہے۔

یہ آپکے ملحدانہ اصول کا ابطال ہے۔ اب اس باطل اصول کے بد اثر سے ان احادیث کو بری کیا جاتا ہے جنکو اس اصول کے شکنجہ مین پہنسا کر قادیانی نے خواب یا تعبیر ٹھراکر محل اجتہاد وغلطی اجتہادی و ناقابل اعتبار قرار دیا ہے۔
یعنے احادیث متعلقہ دجال وابن صیاد خصوصاً حدیث تمیم داری جسکو خصوصیت کے ساتہہ قادیانی نے تحریر نمبری ۴ مین نشانہ بنایا ہے۔

صلی اللہ علیہ وسلم

یہ صحیح ہے کہ جن احادیث مین دجال کی آمد کی خبر ہے انمین ایک حدیث بہی ایسی نہین جسمین کسی قسم کا اجمال ہو یا احادیث ابن صیاد سے اسکا تعارض ہو۔ یا اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب کی حکایت یا کسی خواب کی تعبیر ہو۔ یا اسکا خلاف مشاہدہ مین آیا ہو۔ جس سے ثابت و مفہوم ہو کہ وہ اجتہادی تعبیر تہی جو خلاف واقعہ نکلی بلکہ وہ احادیث اپنے منطوق و مفہوم و الفاظ و سیاق سے صاف بتا رہی ہین کہ ان احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حالات بیان کئے ہین وہ ان حضرت مسیح کی [illegible] واقعات ہین جو [illegible] یعنی بوحی الٰہی آپ پر منکشف ہوئے ہین۔ اور ان احادیث مین کسی قسم کا تعارض و تخالف نہین ہے۔ احادیث متعلقہ ابن صیاد کا احادیث دجال سے متعارضہ ہونا حاشیہ نمبر ۱۲ صفحہ مین بیان ہو چکا ہے۔ اور احادیث دجال کا آپسمین متعارض نہونا ریویو ازالہ قادیانی مین ثابت کیا جائیگا اور حدیث تمیم داری بالفاظ ہماری نمبر ۸ مین منقول ہے۔ اس مقام چند احادیث متعلقہ آمد دجال نقل کیجاتی ہین جو ابطال عموم دعوی قادیانی کرنے کافی ہین۔ ناظرین انصاف سے دیکہین کہ انمین کسی قسم کا اجمال یا انکا خواب یا تعبیر خواب ہونا۔ یا انکا اجتہادی ہونا کسی لفظ سے مفہوم ہوتا ہے؟۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رض نے فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین

عن عبد اللہ بن عمر رض قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الناس فاثنی علی اللہ بما ھو اھلہ ثم ذکر الدجال فقال انی لانذرکموہ وما من نبی	(خطبہ کے لئے) کہڑے ہوئے۔ پہر خدا کی تعریف کے بعد آپنے دجال کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مین تمہین اس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جسنے

فرمایا کرتے تھے

الا انذر ہ قومہ ولاکنی ساقول فیہ قولا لم یقلہ نبی لقومہ انہ اعور وان اللہ لیس باعور (بخاری صفحہ ۱۰۵۵ ومعناہ مسلم صفحہ ۴۰۰)

عن انس بن مالک ما بعث نبی الا انذر امتہ الاعور الکذاب وان ربکم لیس باعور وان بین عینیہ مکتوب کافر (بخاری صفحہ ۱۰۵۵ ومسلم صفحہ ۴۰۰)

وفیہ یقرؤہ کل مؤمن کاتب وغیر کاتب

عن حذیفہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الدجال ان معہ ماءً ونارًا فنارہ ماءٌ بارد وماؤہ نار (بخاری صفحہ ۱۰۵۶ ومسلم صفحہ ۴۰۰)

وفیہ فاما ادرکن احدٌ فلیات النہر الذی یراہ نارًا فلیغمس

وعن ابی سعید الخدری قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوماً حدیثاً طویلاً عن الدجال فکان فیما حدثنا قال یاتی وھو

اس سے اپنی قوم کو ڈرایا نہو - ولیکن میں اسکے حق میں ایک ایسی بات کہتا ہوں جو پہلے کسی نبی نے نہیں کہی وہ یہ ہے کہ وہ دجال کانا ہوگا - اور خدا تعالےٰ کانا نہیں ہے -

حضرت انس آپ سے یہ نقل کرتے ہیں کہ کوئی نبی نہیں ہے جس نے اس [illegible] کانے کذاب سے ڈرایا نہو - اور تمہارا رب کانا نہیں ہے -

اس کانے کذاب کی دو آنکھوں کے مابین لفظ ک ف ر یعنے کافر لکھا ہوگا جسکو ہر ایک مؤمن پڑھا ہوا اور ان پڑھ پڑھ لے گا -

حضرت حذیفہ نے کہا ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ دجال کے ساتھ پانی بھی ہوگا آگ بھی ہوگی - تو اسکی آگ (واقعہ میں) پانی ہوگا - اور پانی (واقعہ میں) آگ پس اگر کوئی اسکو پائے تو جو آگ نظر آوے اسمیں غوطہ لگائے -

صحیح اور سچی

محرم علیہ ان یدخل نقاب المدینۃ
فینتھی الی بعض السباخ التی تلی
المدینۃ فیخرج الیہ یومئذ رجل
ھو خیر الناس او من خیر الناس
فیقول اشھد انک الدجال الذی
حدثنا رسول اللہ صلعم حدیثہ
فیقول الدجال ارایتم ان قتلت
ھذا ثم احییتہ اتشکون فی
الامر فیقولون لا قال فیقتلہ
ثم یحییہ فیقول حین یحییہ
واللہ ما کنت فیک قط اشد
بصیرۃ منی الآن فیرید الدجال
ان یقتلہ فلا یسلط علیہ۔
(مسلم صفحہ ۴۰۰ وبخاری صفحہ ۱۰۵۶)
عن انس بن مالک قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یجیئ الدجال
حتی ینزل فی ناحیۃ المدینۃ
ترجف ثلث رجفات فیخرج
الیہ کل کافر و منافق۔

حضرت ابو سعید خدری نے کہا ہے کہ
آنحضرت صلعم نے ہمکو ایک دن دجال کے
حق مین ایک لمبی حدیث سنائی اسمین
یہ ذکر بہی تہا کہ دجال پر شہر مدینہ کے
دروازون مین داخل ہونا حرام کیا جائیگا
وہ مدینہ کے متصل بعض زمین شور مین
پہنچیگا تو اسکی طرف ایک ایسا شخص
نکلیگا جو اسدن تمام لوگون سے
بہتر ہوگا۔ (علما کہتے ہیں یہ حضرت
خضر ہونگے لو یہ اور ایک مصیبت
قادیانی پر نازل ہوئی وہ حیات حضرت
مسیح کو ناممکن سمجہتا تہا۔ یہان ایک در
بہی غیر معمولی زندہ پیر نکل آئے) وہ
شخص دجال کو کہیگا مین گواہی دیتا ہون
کہ تو وہ دجال ہے جسکی بات ہم مسلمانون
کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہی ہوئی
ہے۔ دجال اپنے ذریات کو کہیگا بتاؤ اگر
مین اس شخص کو مار ڈالون اور پہر زندہ
کرون تو تمکو میرے معاملہ مین کچہ شک

ہوتی تھی۔

(بخاری ص۱۰۵۵ مسلم ص۴۰۵)

رکہیگا وہ کہینگے نہین۔ پہر وہ اوسکو قتل کریگا۔ پہر زندہ کریگا۔ تو وہ شخص کہیگا کہ مجہے جیسا اسوقت (یعنے تیرے افعال کو دیکہکر) تیرے دجال ہونے کا یقین حاصل ہوا ہے ایسا یقین پہلے حاصل نہ تہا۔ پہر وہ اسکو (دوبارہ) مارنا چاہیگا تو اسپر قدرت نہ پائیگا۔

حضرت انس رض فرماتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے دجال آئیگا تو مدینہ کی ایک جانب اتریگا۔ اسوقت مدینہ مین تین دفعہ زلزلہ واقع ہوگا۔ جس سے ہر ایک منافق و کافر جو مدینہ مین ہوگا نکلکر دجال کے پاس چلا جائیگا

اِن احادیث کے الفاظ اور سیاق اور محل بیان (موقعہ خطبہ) صاف بتا رہے ہین۔ کہ ان احادیث مین جو حالات دجال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کئے ہین وہ آپ کی چشم دید حالات ہین۔ اور ان احادیث کے الفاظ وسیاق وسباق مین کوئی تصریح یا اشارہ پایا نہین جاتا ہے کہ یہ خواب کی حکایات یا خواب کی تعبیر ہے۔ اور آنحضرت ص نے جو کچھ انمین فرمایا ہے وہ ظن واجتہاد سے کہا ہے۔ یہ تصریح یا اشارہ نہ ان احادیث مین پایا جاتا ہے نہ کسی اور حدیث مین۔

اب ہم ناظرین کو یہ بتانا چاہتے ہین کہ قادیانی نے ان احادیث کو اپنے اس باطل اصول کے شکنجہ مین کیونکر پہنسایا اور کس تحریر مین انکو خواب ٹہراکر اجتہادی ونا قابل اعتبار قرار دیا ہے۔ اور اسکا جواب کیا ہے جس سے ان احادیث کی خواب ہونے سے براءت ہو۔ پس واضح ہو کہ قادیانی نے ایک تو مسلم کی حدیث دمشقی روایت نواس بن سمعان سے دجال کے حق مین۔ آنحضرت

اور بعض لوقات

کا لفظ "کانی اشبھہ بعبد العزی" جسکے معنے یہ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گویا دجال کو عبد العزی سے تشبیہ دے رہا ہون لیلیا اور اس لفظ کو اس امر کا شعر ٹھرایا ہے کہ آنحضرت ؐ نے دجال کو حقیقۃً نہین دیکھا تہا۔ بلکہ کشف یا خواب کیحالت مین دیکھا تہا۔ تب ہی لفظ گویا فرمایا۔

دوسری بخاری کی وہ حدیث لے لی ہے جو اسکے صفحہ ۴۸۹ وغیرہ مین مروی ہر اور اسمین یہ ذکر ہے۔ کہ آنحضرت ؐ نے خواب مین دجال کو کعبہ کا طواف کرتے دیکھا" اس حدیث کے بیان خواب اور حدیث نواس بن سمعان کے لفظ [illegible]

تمام میث اور حضرت مسیح اور دجال کی جملہ احادیث خواب و مکاشفات ہین جو تعبیر و تاویل کی محتاج ہین نہ حقائق واقعیہ چنانچہ ازالہ کے صفحہ ۲۰۳ مین حدیث نواس بن سمعان کے لفظ مذکورہ سے استدلال کرکے قادیانی نے کہاہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو حضرت عیسے اور دجال کی نسبت امور معلوم ہوئے تھے وہ حقیقت مین سب کے سب مکاشفات نبویہ تھے جو اپنے اپنے محل پر مناسب تاویل و تعبیر رکھتے ہین۔ ان ہی مین سے یہ دمشقی حدیث بہی ہے جو مسلم نے بیان کی ہے۔ جبکا اسوقت ہم ترجمہ کر رہے ہین۔ آگے ہمارے اس بیان پر کہ تمام پیشگوئیان مکاشفات نبویہ ہین۔ اور رویا صالحہ کیطرح بالتزام قرائن محتاج تعبیر ہین۔ خود آنحضرت ؐ کے بیانات مقدسہ شاہد ہین۔ پہر اسکی تمثیل و تائید مین صفحہ ۲۰۳ و ۵۰۶ مین بخاری کیحدیث مذکورہ متضمن خواب طواف دجال نقل کرکے صفحہ ۲۰۳ مین اسکی نسبت کہاہے کہ ایسے کلمات کو ظاہر پر حمل کرنا پڑی

غلطی بہی

غلطی ہے۔ یہ درحقیقت مکاشفات اور خوابون کے پیرایہ مین بیانات ہین
جنکی تعبیر وتاویل کرنی چاہیے۔ جیسا کہ عام طور پر خوابون کی تعبیر کیجاتی ہے
سو اسکی تعبیر یہ ہے کہ دجال اپنے ظہور کے وقت مین فتنہ اندازی کے
کام کے گرد پہریگا" اس کے بعد بڑے زور وشور کے ساتہہ جلی قلم سے لکہاہی
کہ اب کہان ہین وہ حضرات مولوی صاحبان جو ان حدیثون کے الفاظ کو حقیقت
پر حمل کرنا چاہتے ہین۔ اور انکے معانی کو ظاہر عبارت سے پہیرنا کفر والحاد
سمجھتے ہین اور وہ [illegible] بیان ہین [illegible] سلف صالح [illegible]
حدیث کے معنے کرنے کے وقت مسیح دجال کے طواف کرنے کو ایک خوابکا
معاملہ سمجھکر کیسی اسکی تاویل کردی جو ظاہر الفاظ سے بہت بعید ہے۔ پہر
جس حالت مین لاچار ہوکر ان مکاشفات کی ایک جزو کی تعبیر کی گئی تو پہر کیا وجہ
کہ باوجود موجود ہونے قرائن قویہ کی دوسری جزونکا تعبیر نہ کیجائے۔ اسکے بعد
صنفہ مین لکہا ہے کہ جسطرح ہمارے علماء نے مسیح دجال کے طواف کو ایک
کشفی امر سمجھکر اسکو ایک روحانی تعبیر کردی ایسا ہی جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ
علیہ وسلم نے کئی مقامات مین ظاہر فرمایا ہے کہ جو کچہ میرے پر کشفی طور پر کہلتا ہے
جب تک سبحانہ اللہ قطعی اور یقینی معنے اسکے معلوم نہون مین ظاہر پر حمل نہین

✱ جس معنے کر قادیانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیا سمجہتا ہے اسکی
تشریح فتوی مین بصفحہ (۱۶۶ و ۱۷۱ و ۱۷۴) ہوچکی ہے ایسے الفاظ وہ مسلمانون کو
اپنی دام مین لانیکے لئے بولتا ہے۔ اور حقیقت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
بعد وہ اپنے آپ کو نبی مرسل سمجھتا ہے۔ حاشیۃ الحاشیہ ✦

ہو جاتی تھی۔

کرسکتا۔ پیراسکی تمثیل مین ایک حدیث صحیح بخاری کی صا۱۰۵ سے یہ نقل کی ہے
آنحضرت صلعم کو خواب مین بی بی عائشہ صدیقہ رضی دکھائی گئیں اور یہ کہا گیا کہ
یہ تیری زوجہ ہے۔ تسپر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ امر خدا کیطرف سے
ہے۔ تو خدا اسکو نافذ کریگا۔ دوسری حدیث خواب مین مقام ہجرت دیکھنے
کی۔ جسکا بیان حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مین ہوگا۔

یہ قادیانی کی تقریر پر تزویر ہے۔ جسمین اوسنے احادیث متعلقہ دجال اور حضرت
مسیح کو اپنے اصول کے شکنجہ مین پہنسا کر خواب قرار دیا ہے۔ اسکا جواب نظرسے
قادیانی نے جو کچھ اس تقریر مین کہا ہے اسکا مطلب و ماحصل وہی ہے جو ہم نے
بصفحہ (۲۶۵) بیان کیا ہے کہ وہ آنحضرت صلعم کی دو تین خوابون کو تہ کہنڈا بناکر
انکے ذریعہ سے جس آیہ یا حدیث کو چاہتا ہے وحی مجمل اور خواب یا مکاشفہ
محتاج تعبیر و تاویل بنادیتا ہے۔

اور اسکا جواب بہی گزر چکا ہے۔ کہ یہ محض مغالطہ ہے اور صاف دہوکہ۔
بعض احادیث مین جو آنحضرت صلعم کی خاص خوابونکا بیان ہے وہ جملہ احادیث
نبویہ متعلقہ دجال و حضرت مسیح کو وحی مجمل اور خواب نہین بنا سکتا۔ اور دلیل خاص
سے دعوی عام ثابت نہین ہوتا۔ اور خاص خواب کا حکم اور ہے اور عام مجملات
قرآن و حدیث کا حکم اور ہے۔ مگر اسمقام مین قادیانی کے مغالطات مسلمانون پر
ظاہر کرنے کی غرض اس جواب کی اور تشریح کیجاتی ہے۔

قادیانی کا حدیث نواس بن سمعان رض کے لفظ کانی (یعنے گویا) کو شعر کشف یا خواب
کہنا۔ پہر کشف اور خواب دونو کو یکسان محتاج تعبیر و تاویل کہنا پہر اس لفظ

چنانچہ اسکی

کی شہادت سے تمام حدیث نواس بن سمعان کو ایک کشف یا خواب قرار دینا مغالطہ در مغالطہ ہے۔

اسمین ایک مغالطہ قادیانی کا آنحضرت صلے اللہ علیہ کے رویت دجال کو خواب تجویز کرنا ہے جو محتاج تعبیر و محل تاویل ہوتا ہے۔ **دوسرا مغالطہ** اس خواب کے ساتھ لفظ "یا کشف" ملا دینا تاکہ ناظرین کو یہ متوہم ہو کہ وہ کشف بھی خواب مین ہی ہوگا۔ یا یہ کہ کشف بھی خواب کی طرح محتاج تعبیر و محل تاویل ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ آگے چلکر یہ بات اسنے بتصریح بھی کہدی ہے **یہ دونون مغالطے** اس ایک تجویز سے **دفع** ہو سکتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے بحالت بیداری دجال کی اصل صورت دکھائی ہو [illegible]

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی البیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ متفق علیہ + (مشکوٰۃ صفحہ ۲۴۲)

عن ابن عمر ان عمر بعث جیشا وامر علیہ رجلا یقال لہ ساریہ فبینما عمر یخطب فجعل یصیح یا ساریۃ الجبل فقدم رسول من الجیش فقال یا امیر المؤمنین لقینا عدونا فھزمونا فاذا بصائح

بیت المقدس کو اہل مکہ کو نہ ماننے کے وقت بیت المقدس کی اصلی صورت آپکو دکھائی تھی۔ آپ مکہ کے مقام حجر مین بیت المقدس کو بچشم خود دیکھ رہے اور کفار قریش کو اسکے پتے بتاتے جاتے تھے۔ **یا جیسے** حضرت عمر فاروق رض کو خطبہ کی حالت مین منزلون کے فاصلہ پر ایک امیر لشکر (ساریہ نامی) کے (جو اپنی لڑائی مین بے موقع کھڑا ہونے کے سبب شکست پا چکا تھا) صورت حالت خدا تعالیٰ نے دکھا دی تو آپ نے اسی حالت خطبہ مین چلا کر یہ بات کہی کہ اے ساریہ پہاڑ کو پس پشت لی۔ اور ادھر ساریہ کو

نظیرین

خدا تعالی نے یہ آواز سنادی تو اس نے پہاڑ کو پس پشت لیکر جنگ کی اور فتح پائی۔ یہ رویت عینی اور کشف بحالت بیداری ہوا تھا جو کسی تاویل کا محل	یصیح یاساری الجبل فاسندنا ظهورنا الی الجبل فهزمهم الله تعالی (رواه البیهقی فی دلایل النبوت مشکوة صفحہ ۵۳۰)

اور تعبیر کا محتاج نہین سمجھا گیا اور زمانہ صحابہ سے اس وقت تک کے اہل اسلام کے نزدیک اپنے ظاہری معانی پر محمول ہوا۔ پھر کیون جائز نہین کہ آنحضرت کا دجال کو دیکھنا بھی ایسا ہوا ہو۔ اور جو آنحضرت نے اس رویت کے بیان۔ اور صورت دجال کی تشبیہ کے وقت بلفظ "کانی" (یعنے گویا) تردد ظاہر فرمایا ہے تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ وہ رویت اس تشبیہ و بیان کے وقت سے پہلے کسی وقت ہوئی ہو۔ اور بوقت تشبیہ دجال کی پوری صورت آپکے یاد و خیال سے جاتی رہی ہو۔ اس لئے کافی "گویا" کا لفظ فرمایا۔ **اسمین تیسرا مغالطہ** یہ کہ قادیانی اس رویت صورت دجال کا وقوع خواب یا کشف مین تجویز کر کے جملہ مضامین حدیث دمشقی روایت نواس بن سمعان کو خواب یا کشف قرار دیدیا۔ حالانکہ اس حدیث کے واقعات و احکام و ہدایات صاف شہادت دے رہے ہین کہ وہ خواب یا کشف نہین بلکہ واقعات خارجیہ و احکام نفس الامر یہ ہین۔

اسمین ایک یہ ہدایت ہے کہ جو شخص دجال کو پاوے وہ اس کے سامنے سورۂ کہف پڑھے وہ دجال کے فتنے سے اس کی محافظہ ہوگی۔ **ایک واقعہ** آیندہ اسمین یہ بیان ہوا ہے کہ جب دجال نکلیگا چالیس روز زمین پر رہیگا۔ جس مین ایک دن برس روز کا ہوگا۔

اسکو صحابہ نے ظاہری معانی پر محمول کر کے ایک واقعہ آیندہ خارجی سمجھا

بخاری

تو اُس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سوال کیا۔ کہ کیا برس روز کے دن مین ہمکو ایک ہی دن کی نمازین کافی ہونگی۔ تو اُس کے جواب مین یہ حکم ہوا کہ کافی نہونگی۔ بلکہ اوقات پنجگانہ کا اندازہ کرکے نمازین پڑہنی ہونگی۔ یعنے نماز صباح سے چھ یا سات گھنٹہ کے بعد نماز ظہر۔ پھر تین یا چار گھنٹہ کے بعد نماز عصر۔ پھر دو یا تین گھنٹہ کے بعد نماز مغرب۔ پہر ایک گھنٹہ کے بعد نماز عشا۔ پہر بارہ یا تیرہ گھنٹہ کے بعد نماز فجر و علی ہذالقیاس۔ اسی قسم کے واقعات و احکام اس حدیث مین اور بیان ہوئے ہین جنکو کوئی [illegible] خواب نہین [illegible] خواب ہوتا تو اس کے سامعین اصحاب اسپر اس قسم کے سوالات نکرتے اور نہ آنحضرت اسکے متعلق یہ احکام ہدایات فرماتے۔

اور قادیانی کا حدیث طواف دجال سے استدلال بھی

مغالطات کا مجموعہ ہی ہے اسمین ایک مغالطہ تو قادیانی نے یہ دیا ہے کہ اس ایک واقعہ خواب سے جملہ احادیث متعلقہ دجال و حضرت مسیح کو خواب بنا دیا اور یہ کہدیا کہ آنحضرت صلعم کو جو امور حضرت عیسیٰ اور دجال کی بنسبت معلوم ہوئے ہین وہ سب کے سب مکاشفات نبویہ تہے۔ اسکا جواب گذر چکا ہے کہ حدیث طواف دجال مین ایک واقعہ خواب بیان ہوا ہے۔ اس سے ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ آنحضرت نے جو کچہ دجال اور مسیح کے باب مین فرمایا ہے۔ وہ سب کا سب اس واقعہ خواب کا بیان یا تعبیر ہے یہہ بات نہ اس حدیث سے مفہوم ہوتی ہے نہ کسی اور حدیث مین پائی جاتی ہے۔ اور نہ عقل اس کی مجوز ہے۔ کیا جو شخص ایک دفعہ زید کو (مثلاً) خواب مین دیکھے اور پہر وہ زید کے حالات واقعیہ و سوانح عمری (کہ وہ عمرو کا بیٹا ہے اور خالد کا باپ اور وہ تجارت

اور مسلم مین

پیشہ ہے۔دہلی مین دس برس رہا۔کلکتہ مین پچاس برس اور سال آیندہ وہ بمبی جانیوالا ہے) بیان کرے تو ان واقعات وحالات کو سنکر کوئی عاقل سلیم الحواس یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ اسے خواب کی تعبیر یا بیان ہے - ہرگز نہین۔

اور اسمین **دوسرا مغالطہ** قادیانی کا یہ کہنا ہے کہ مکاشفات رویا صالحہ کی مانند محتاج تعبیر ہین۔ اسکا جواب بھی گذر چکا ہے۔کہ مکاشفات بحالت بیداری محتاج تعبیر نہین ہوتے۔ اور وہ اپنے ظاہری معنے پر محمول ہوتے ہین۔جیسے مکاشفہ بیت المقدس و مکاشفہ جنگ ساریہ وغیرہ وغیرہ۔

تیسرا مغالطہ حدیث طواف دجال کو نقل کرکے قادیانی کا یہ کہنا ہے کہ ... ایسے کلمات کو ظاہر پر حمل کرنا بڑی غلطی ہے"۔

اسمین قادیانی نے پیش تو وہ حدیث خواب طواف دجال کے ہے جو سبکے نزدیک ظاہر معنی پر محمول نہین۔ مگر اس سے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ جملہ احادیث متعلقہ دجال وحضرت مسیح کا خواب ہین اور ظاہری معنی پر محمول نہین اسکا جواب بھی سابق مین ادا ہو چکا ہے کہ بیشک حدیث طواف دجال ایک خواب ہے جو ظاہری معنی پر محمول نہین ہے مگر اس سے یہ ثابت نہین ہوتا کہ جملہ احادیث متعلقہ دجال وحضرت مسیح (جن مین واقعات خارجیہ و مشاہدات عینیہ واحکام عملیہ کا بیان ہے اور ان کو کوئی مسلمان خواب یا تعبیر خواب نہین کہہ سکتا۔) خواب یا تعبیر خواب ہون اور ظاہری معانی پر محمول ہون۔

چوتھا مغالطہ حدیث طواف دجال کی تعبیر کرنے کے بعد قادیانی کا قلم جلی سے یہ لکھنا ہے۔کہ کہان ہین وہ علماء جو ان حدیثون کے الفاظ کو حقیقت پر حمل کرنا چاہتے ہین۔ اور ان کے معانی کو ظاہر عبارت سے پھیرنا کفر والحاد سمجھتے ہین"۔ اسمین آپنے وہی

بہت

(تیسرا) دھوکہ دیا ہے کہ پیش تو ایک حدیثِ خوابِ طوافِ دجال کی اور اس سے ان سب حدیثون کا جو دجال اور حضرت مسیح کے باب مین وارد ہین ظاہر پر محمول ہونا اور ان کی تاویل کا کفر ہونا نکالکر علماء پر یہ اعتراضی سوال قائم کردیا۔

اسکا جواب بھی وہی ہے کہ کوئی عالم ایسا نہین کہ حدیث طواف دجال کو ظاہر پر حمل کرتا ہو اور اسکی تعبیر و تاویل کو کفر و الحاد سمجھتا ہو۔ آپ کو جو علماء وقت کافر و ملحد کہتے ہین تو وہ حدیثِ خوابِ طوافِ دجال کی تاویل کے سبب نہین کہتے بلکہ اسلئے کافر و ملحد کہتے ہین کہ آپ اور نصوص قطعیہ قرآن و احادیث مین (جنمین احادیث متعلقہ دجال و حضرت مسیح بھی شامل ہین) تاویل و تحریف کرتے ہین اور بلا وجہ قوی دافع قطعی ان کے ظاہری معانی کو چھوڑتے جاتے ہین جو ملحدین باطنیہ کا شیوہ ہے۔

پانچوان مغالطہ قادیانی کا تاویل طواف دجال کو ذکر کرکے یہ کہنا ہے کہ جس حالت مین لاچار ہو کر ان مکاشفات کی ایک جز کی تعبیر کی گئی ہے تو پہر کیا وجہ ہے کہ دوسری جزون کی تعبیر نہ کیجاوے۔ اسمین قادیانی نے حدیث طواف دجال کو ایک جزو ٹھہرا دیا ہے۔ اور دوسری احادیث متعلقہ دجال و حضرت مسیح کو دوسری اجزاء۔ اور ان سب روایات کو ایک حدیث قرار دیا ہے سو ناواقف مسلمانون کو دھوکہ دینا چاہتا ہے۔

اسکا جواب بھی جوابات سابقہ مین ادا ہوا۔ اور ثابت ہو چکا ہے کہ یہ محض کذب و کید قادیانی ہے۔ حدیث طواف دجال خاص ایک وقت کا واقعہ ہے جنکو دوسری احادیث متعلقہ دجال و حضرت مسیح سے کوئی اتحاد نہین ہے۔ نہ وہ اسکی اجزاء ہین نہ یہ انکا جزو۔ نہ جانبین کسی تیسری حدیث کا جزو۔

اخیر تقریر مین جو قادیانی نے کہا کہ آنحضرت نے کئی مقامات مین فرمادیا ہے

ہین۔

کہ جو کچھ میرے پر کشفی طور پر کہتا ہے مین اُنکو ظاہر معانی پر حمل نہین کر سکتا۔ جبتک منجانب اللہ اسکی قطعی اور یقینی معنے معلوم نہون ہیہ

بھی کادیانی نے محض جہوٹ بولا ہے اور اس سے اُسنے مسلمانون کو بہی سخت دہوکا دینا چاہا ہے کہ جو تاویل و تحریف نصوص قرآن و حدیث کا ملحدانہ اصول اُسنے بیان کیا ہے وہ خود آنحضرت کا فرمودہ ہے لہذا اسمین کسی مسلمان کو جائے کلام نہین ہے۔

اسکا جواب یہ ہے کہ آنحضرت نے یہہ ملحدانہ اصول اور قول ہرگز نہین فرمایا اور نہ مکاشفات عین حالت بیداری کو اپنے ظاہری معنے پر حمل کرنے سے کہین انکار یا توقف و تردد ظاہر فرمایا ہے۔ یہ کادیانی نے آنحضرت پر محض افترا کیا ہے۔ اس کذب صریح و بہتان قبیح کی ثبوت مین جو حدیثین قادیانی نے پیش کی ہین انہین یہ ملحدانہ قول و اصول پایا نہین جاتا۔ پہلی حدیث مین صرف یہ بیان ہے کہ آنحضرت کو حضرت عائشہ صدیقہ خواب مین دکھائی گئین۔ اور یہہ کہا گیا یہ تیری زوجہ ہے تو آپنے فرمایا کہ یہہ امر خدا کی طرف سے ہے تو خدا اسکو نافذ کرے گا۔

تو دیکھو اسمین آنحضرت نے صرف ایک خواب کو ظاہری معنے مراد ہونے مین اپنا تردد ظاہر فرمایا ہے نہ اسکو تمام خوابون کی نسبت عام اصول و قانون بنایا ہے۔ اور نہ خواب کے سوا مکاشفات حالت بیداری کی نسبت اسمین کچھ ارشاد کیا ہے۔ پہر کادیانی نے جو اس خاص خواب کی تعبیر مین آنحضرت کے متردد ہونیسے وہ عام ملحدانہ اصول نکال لیا اور اسکو

* قادیان قاف سے لکہا جاتا ہے مگر جب اُسکی نسبت مرزا غلام احمد کیطرف ہو تو اُسکو کاف سے لکہنا مناسب ہے کیونکہ اُسکو کید کادیانی سے پوری مناسبت ہے۔ یہ الہامی اشتقاق ہے جس کا خدا کی طرف سے خاکسار کے دل پر القاء و الہام ہوا ہے

اور حدیث تنقیب ولی

آنحضرت کا قول قرار دیا ہے۔ یہ آنحضرت پر افترا اور کذب محض نہین تو کیا ہے۔

دوسری حدیث مین بھی آنحضرت کا خواب مین اپنے ہجرت کی جگہہ کو دیکھنا اور پہر تعبیر مین وہم کرنا بیان ہوا ہے (چنانچہ حاشیہ آیندہ مین بیان ہوگا) اسمین بھی نہ کادیانی کے اصول ملحدانہ کا نام ونشان ہے نہ بجز خواب مکاشفات خارجیہ حالت بیداری کا حکم پایا جاتا ہے آنحضرت [illegible] کذب و مغالطہ ہے۔ اس سے احادیث متعلقہ دجال وحضرت مسیح کا خواب اور محتاج تعبیر ہونا ثابت نہین ہوسکتا۔

اس بیان سے ثابت ہوا کہ احادیث متعلقہ دجال وحضرت مسیح کادیانی کے ملحدانہ اصول کے اثر سے بری نہین وہ احادیث وحی مجمل اور اجتہادی اور خواب اور ظاہری معنے سے مصروف و محتاج تعبیر ہرگز نہین ہوسکتین بلکہ وہ اپنی معانی مین نصوص ہین اور ظاہری معانی پر محمول ہین۔

له یہ حدیث بخاری مین ہے جسکا پورا مضمون یہ ہے کہ آنحضرت نے

فرمایا مینے خواب مین دیکھا ہے کہ مین مکہ سے ایسی زمین کیطرف ہجرت کرتا ہون جسمین درخت خرما ہین۔ پس میرا وہم اسطرف گزرا کہ وہ	عن النبی صلعم رایت فی المنام انی اہاجر من مکۃ الی ارض بہا نخل فذہب وہلی الی انہا یمامۃ اوہجر فاذاہی مدینۃ (صحیح بخاری ص ۵۵۱)

بہی اسکی شاہد ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جماعت کثیر کے ساتھ مدینے سے مکہ معظمہ کی طرف بعزم طواف کعبہ سفر کرنا یہ بہی ایک اجتہادی[5]

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۸۲

(زمین) یمامہ ہے یا (موضع) ہجر ہے ناگاہ وہ مدینہ نکلا اسحدیث کو ناظرین بنظر غور وانصاف ملاحظہ کرین اسمین خاص ایک واقعہ خواب کی تعبیر مین آنحضرت کو وہم ہوجانا بیان ہوا ہے۔اس سے عام وحی مجمل قرآن وحدیث کا محل اجتہاد وغلطی ہونا ثابت نہین ہوتا (جیسا کادیانی کو اس تحریر نمبر ۵ مین دعوے ہے اور نہ اسحدیث مین آنحضرت کا یہ قول پایا جاتا ہے کہ جو کچھ مجھہ پر کشفی طور پر کہلتا ہے مین اسکو ظاہر پر حمل نہین کر سکتا (جیسا کادیانی نے ازالہ کے صفحہ ۱۲ مین دعوی کیا ہے) کادیانی نے اس [illegible] دعاوی مین کذب کا [illegible] آنحضرت صلعم پر افترا کیا ہو

[5] یہ اجتہاد دیا اسمین غلطی آنحضرت صلعم سے نہین ہوی بلکہ آنحضرت کی ایکخواب کی تعبیر مین بعض صحابہ سے یہ غلطی ہوی ہے آنحضرت نے خواب مین دیکہا تہا کہ آپ اور آپکے اصحابہ مکہ مین داخل ہوئے اور کعبہ کا طواف کر رہے ہین۔اس خواب کو آنحضرت نے اصحاب کے پاس بیان کیا تو انہون نے اسکی تعبیر مین یہ سمجھہ لیا کہ اسی سال آپ مکہ فتح کرین گے اور اسمین داخل ہو کر طواف کرین گے۔ اور جب آنحضرت صلعم اس سال بعزم عمرہ وزیارت کعبہ دبحکم وحکمت الٰہی جسکا ظہور بیعۃ الرضوان سے ہوا۔

وقد كان اصحاب رسول الله خرجوا وهم لا يشكون في الفتح لرؤيا راها رسول الله (معالم التنزيل ص۹۳) قال عمر رضي الله عنه قلت له عليه السلام اوليس كنت تحدثنا انا سنأتي البيت فنطوف به وعند الواقدي انه صلى الله عليه وسلم كان راى في منامه قبل ان يعتمر انه دخل هو واصحابه

غلطی ہے زیادہ لکہنے کی حاجت نہین۔ پہر آپ مجہسے دریافت فرماتے ہین کہ ابن صیاد کے دجال معہود ہونے پر صحابہ کا کہان اجماع تہا اسکے جواب مین عرض کرتا ہون کہ یہہ اجماع مسلم کی حدیث سے جو ابی سعید الخدری سے بیان کی ہے

البیت فلما راوا تاخیرۃ ذلک شق علیہم قال علیہ السلام بلی فاخبرتک انا ناتیہ العام ہذا قال عمر قلت لا قال فانک اتیہ وتطوف بہ قال عمر [illegible] کان یحدثنا انا سناتی البیت ونطوف بہ قال ابو بکر بلی افاخبرک علیہ السلام انک تاتیہ العام ہذا قال عمر قلت لا قال فانک اتیہ ومطوف بہ ۔ قسطلانی جلد ۴ صفحہ ۵۰۶

نہ بنا بر تعبیر خواب خود) مکہ کی طرف روانہ ہوئے اور مقام حدیبیہ مین کفار مکہ کیطرف سے روکی گئے تو وہ صحابہ اپنی تعبیر کی غلط فہمی سے آپ [illegible] تہے کہ ہم کعبہ مین داخل ہونگے اور اسکا طواف کرینگے اسکے جواب مین آپنے فرمایا کہ کیا مینے یہ کہا تہا کہ ہم اسی سال مین داخل ہونگے انہونے عرض کیا کہ یہ تو آپنے نہین فرمایا تبپر آپنے ارشاد کیا کہ پہر تم ضرور (بیسے ایک نہ ایک دن) اسمین داخل ہوگے۔ اور اسکا طواف کروگے۔ اور حضرت صدیق اکبرؓ نے بھی آنحضرت کیطرف سے یہی جواب دیا اوران لوگون کو مطمئن کیا جب انکی سامنے یہ اعتراض پیش ہوا۔

یہ صحیح بخاری اور اسکی شرح قسطلانی اور تفسیر معالم التنزیل کے بیان کا خلاصہ ہے اور اس سے صاف ثابت ہے کہ اس خواب کی تعبیر مین جو غلطی ہوئے ہے وہ آنحضرت سے نہین ہوئی۔ وہ بعض صحابہ کی فہم کی غلطی ہتی۔ آنخضرت صلعم اور صدیق اکبر نے انکی غلطی انپر ثابت کردی۔ اور اس غلطی سے آپکی برأت ظاہر کی +

ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس حدیث مین ابن صیاد کہتا ہے کہ لوگ کیون مجھے دجال معہود کہتے ہین اب ظاہر ہے کہ اسوقت کہنے والے صرف صحابہ تہے اور کون لوگ تہے جو اسکو دجال کہتے تہے یہ حدیث صاف بتلا رہی ہے کہ صحابہ کا اسبات پر اجماع تہا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہی صحابہ کوئی ایسی بڑی جماعت نہین تہے جنکے اجماع کا حال معلوم ہونا محالات مین سے ہوتا بلکہ انکا اجماع بباعث وحدت مجموعی انکی کے بہت جلد معلوم ہو جاتا تہا۔

تنقیح حاشیہ صفحہ ۳۸۲

کادیانی نے جو اس غلطی کو آنحضرت کے اجتہاد کی غلطی قرار دیا ہے تو اسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افترا کیا ہے۔ اور مسلمانون کو دہوکا دیا۔

۵ [illegible] مغالطہ [illegible] اس حدیث [illegible] اجماع صحابہ کا [illegible]

ہے اور نہ وہ اجماع اس کے کسی لفظ سے مستنبط و مفہوم ہو سکتا ہے۔ ابن صیاد کے ان الفاظ سے کہ لوگ مجھے دجال سمجھتے ہین"۔ یہ اجماع مستنبط نہین ہو سکتا۔ ہان بجاے لفظ "لوگ" لفظ "سبہی لوگ" بولتا تو ابن صیاد کے بڑے بہائی اور اسکو سچا جاننے والے کادیانی کو اجماع استنباط کرنیکا موقع ملتا۔ اور جس حالت مین اس نے یہ لفظ نہین کہا۔ اور بہت سے صحابہ کا ابن صیاد کو دجال نہ کہنا کتب حدیث مین ثابت و موجود ہے۔ چنانچہ حواشی صفحہ ۲۳۶ مین بیان ہوا ہے۔ اور آیندہ تحریر نمبر آٹھ مین اور بھی بیان ہوگا۔

تو پہر کادیانی کا اس قول ابن صیاد کی تمسک سے دعوے اجماع کذب یا مغالطہ نہین تو اور کیا ہے۔

پہر تین صحابیون کا قسم کہانا کہ حقیقت مین ابن صیاد وہی دجال معہود ہے صاف اجماع پر دلالت کرتا ہے کیونکہ انکی مخالفت منقول نہین ۔

پہر بعد اسکے آپ دریافت فرماتے ہین کہ اجماع کی حقیقت کیا ہے مین نہین سمجہہ سکتا کہ اس سوال سے آپکا مطلب کیا ہے ۔ ایک[۵] جماعت کا ایک بات کو با اتفاق مان لینا یہی اجماع کی حقیقت ہے جو صحابہ مین بآسانی محقق ہو سکتی تہی اگرچہ دوسرون مین نہین ۔ اور یہ جو آپنے دریافت فرمایا ہے کہ کہان یہ حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابن صیاد کے دجال ہونے پر

سے اس قول مین [illegible] نے ایک صریح جہوٹ بولا ہے اور ایک مغالطہ دیا ہی

اس کا صریح جہوٹ تین صحابہ (حضرت عمرؓ و حضرت جابرؓ و حضرت ابن عمرؓ جنکا نام وہ تحریر نمبری ۴) مین بتا چکا ہی) کو اس بات کا قائل بنانا ہی کہ ابن صیاد دجال معہود ہے ۔ حالانکہ ان حضرات ثلثہ سے صرف ایک ابن عمرؓ ہین جنہون نے ابن صیاد کو مسیح دجال کہا ہے باقی حضرت عمرؓ و حضرت جابرؓ نے تو اسکو صرف دجال کہا ہی جسکے یہ معنی ہو سکتی ہین کہ وہ منجملہ ان تیس[۳۰] دجالونکے ایک دجال ہی جنکے خروج کی خبر آنحضرتؐ نے دی ہی نہ دجال معہود حاشیہ صفحہ[۲۳] ملاحظہ ہو اور اس کا مغالطہ صرف تین صحابہ کی (بزعم خود) اتفاق کو اجماع قرار دینا ہے حالانکہ صحابہ مین سے صرف تین یا دس بیس صحابہ کا اتفاق شرعی اجماع نہین کہلاتا اسکا مفصل بیان تحریر نمبری ۳ مین ہو گا ۔

۵ یہ بہی کذب یا مغالطہ ہی ۔ ایک جماعت کا اتفاق اجماع نہین کہلاتا بلکہ اجماع اتفاق کل کا نام ہے ۔ اور کل مین سے ایک شخص کا خلاف بہی مانع انعقاد اجماع ہے اسکا ثبوت بہی تحریر نمبری ۸ مین ہے ۔

(89)

[illegible] یہ سوال صحیح ہو کہ وہ حدیث مشکوۃ مین بحوالہ شرح السنۃ موجود ہے
[illegible] اصل عبارت حدیث کی یہ ہے فلم یزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لے اس سوال وجواب کے بیان مین بہی کادیانی نے اپنا شیوہ کید و مغالطہ پورا ظاہر کیا ہے اور اس سے اپنا دجال ہونا ثابت کر دکہایا ہے۔ ناظرین اسکا بیان توجہ سے سنین۔

نہ ہمنے اوس سے یہہ دریافت کیا تہا کہ کہان یہہ حدیث ہے کہ آنحضرت ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتے تہے۔ اور نہ اوسنے صرف ابن صیاد کے دجال ہونیسے آنحضرت م کی فعل ڈرنیکا دعوے کیا تہا۔ تاکہ اسکا ثبوت اوس سے طلب کیا جاتا انسے تحریر نمبری ۲ مین آنحضرت کے قول کا دعوے کیا اور یہہ کہا تہا کہ آنحضرت نے آپ بہی فرمایا ہے کہ مین اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال معہود ہونیکے نسبت ڈرتا ہون۔ جسپر تحریر نمبری ۵ مین ہمنے یہ سوال کیا ہے کہ "آپنے دعوے کیا ہو کہ آنحضرت نے ابن صیاد کی نسبت فرمایا ہے کہ مین اسکے دجال معہود ہونے سے ڈرتا ہون۔ کتب حدیث مین اسکا ذکر کہان ہے"۔ اس سوال کی جواب مین کادیانی نے اخیر مباحثہ تک نہ بتایا کہ آنحضرت کا یہہ قول فلان فلان کتب حدیث مین ہے بلکہ **اوّل تو** ہمارے سوال کو بدلا دیا۔ اور ہمکو بہلانا چاہا۔ اور بجاے سوال ثبوتِ قول نبوی سوالِ ثبوتِ فعلِ نبوی (خوف کرنے کا) ہماری طرف سے قایم کیا۔ اور اس کے جواب مین حدیث شرح السنہ کو ثبوتِ فعل مین پیش کر دیا اور اس چالاکی سے یہ ثابت کر دیا کہ مخاطب کو دہوکہ دیتے اور اسکا سوال اسکو بہلا دینے مین آپ اپنا ثانی نہین رکہتے۔ اور اس وجہ سے آپ ہمیشہ تحریری مباحثہ کرنا چاہتے ہین کیونکہ ایسی بات زبانی کہین تو حاضرین مجلس سے کوئی تو اوسکو سمجہہ لے اور ایسی بات کو واپس لینے پر

مشفقانہ ہو الدجال اور آپنے جو

انکو مجبور کرے طولانی تحریرون مین ایسی باتین پڑہی جاتی ہین تو غالباً انکو کوئی بھی سمجھہ نہین سکتا ہے اور آپکا وادچل جاتا ہے۔ پہر جب کہ آپکی اس بہول بہلیان کو ہمنے سمجھہ لیا۔ اور آپکے اس جوابکا اپنی تحریر نمبری ۶ مین یہ جواب دیا کہ شرح السنہ سے جو حدیث اپنے نقل کی ہے اسمین آنحضرت صلعم کا کوئی قول منقول نہین۔ بلکہ اسمین ایک صحابی اپنا خیال ظاہر کرتا ہے جو اسکے فہم مین آتا ہے (کہ آنحضرت صلعم ابن صیاد کے دجال ہونیسے ڈرتے تہے) اس قول صحابی کو آنحضرت کا قول [illegible] دیا آنحضرت پر افترا نہین تو اور کیا ہے

توآپنے تحریر نمبری ۷ سے یہ کہنا شروع کیا کہ صحابی نے آنحضرت کو یہہ کہتے ہوئے سنا ہوگا کہ مین ابن صیاد کے دجال ہونے ڈرتا ہون تب ہی اسنے آپسے یہ فعل نقل کیا کہ "آپ ابن صیاد کے دجال ہونیسے ڈرتے تہے"۔ جسکا جواب تحریر نمبری ۷ مین مفصل دیا گیا ہے

اسمقام کے بیان سے اور بیان ہای تحریرات آیندہ سے ناظرین کو بخوبی معلوم ہوگا کہ یہ قول کہ "مین اپنی امت پر ابن صیاد کے دجال ہونیسے ڈرتا ہون" آنحضرت سے کسی کتاب حدیث مین مروی و منقول نہین ہے۔ اور نہ کادیانی نے اس قول کا ثبوت کسی کتاب کی نقل سے پیش کیا ہے۔ اس قول کو آنحضرت کیطرف منسوب کر نیمین اسنے صریح جہوٹ بولا ہے۔ اب اس جہوٹ کو سچ بنانیکے لئے احتمالات اٹہاتا ہے کہ آنحضرت نے یہ قول فرمایا ہوگا۔ یا صحابی نے آپکے اشارہ سے یہ قول سمجھہ لیا ہوگا۔ ہاتھ پاؤن مارتا ہے۔ جنکے مقابلہ مین ایسے احتمال بہی موجود ہین جنسے ممکن و قرین قیاس معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرت صلعم نے ابن صیاد سے ایسے

صیافت فرمایا تہا کہ بعض اکابر کا قول اشاعۃ السنۃ مین کہان ہے جسمین یہ لکہا ہو کہ بعض موضوع حدیثین کشف کی ذریعہ سے صحیح ٹہیر سکتے ہین اور صحیح موضوع ٹہیر سکتے ہین سو وہ قول ریویو براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۴۴ مین موجود ہے جسمین آپنے بتائید اپنے خیال کے شیخ ابن عربی صاحب کا یہ قول نقل فرمایا ہے کہ ہم اس طریق سے آنحضرت سے احادیث کی تصحیح کرا لیتے ہین بہتری حدیثین ایسی ہین جو اس فن کے لوگون کی نزدیک صحیح ہین اور وہ ہمارے نزدیک صحیح نہین اور بہتری حدیثین انکی نزدیک موضوع اور آنحضرت کے قول سے بذریعہ کشف صحیح ہوجاتی ہین -

معاملات کئے جنسے آنحضرت کا ابن صیاد سے ڈرنا صحابی کے خیال مین آیا - (جیسے آنحضرت کا جا کر ابن صیاد کے حالات دیکہنا اور اسکا امتحان کرنا وغیرہ جو ہماری تحریر نمبری ۷ و ۸ بیان ہوئے ہین) تو اس صحابی نے کہدیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ابن صیاد سے ڈرتے تہے - لہذا اس کہنے سے یہ ثابت نہین ہوتا ہے کہ یہ کلمہ "مین ابن صیاد کے دجال ہونے سے ڈرتا ہون" آنحضرت نے خود فرمایا - اور صحابی نے اسکو آنحضرت ؐ کے منہہ سے سُنا -

۱۵ اس سوال وجواب مین بہی آپنے تدلیس وتلبیس سے کام لیا اور مسلمانون کو دہوکہ دیا ہے نہ ہمارا سوال پورا نقل کیا ہے اور نہ اُسکا جواب پورا دیا - ہمارا سوال تحریر نمبری ۵ مین بصفحہ (۲۵۴) اور آپ کا دعوے تحریر نمبری ۴ مین بصفحہ (۲۳۱) جسپر وہ سوال کیا گیا تہا ناظرین ملاحظہ کرین وانصاف سے کہین کہ ہمارا صرف یہی سوال تہا ؟ اور اوسکا یہی جواب ہے - ؟ -

اب[۱] اگرچہ مین اسبات پر زور نہین دیتا کہ ایمانی طور پر آنمکرم کا یہی آپکا یہی عقیدہ ہے
لیکن مین آپ کے فحوای بیان سے سمجہتا ہون بلکہ ہر ایک متدبر کرنیوالا سمجہہ سکتا ہے
کہ امکانی طور پر ضرور آپکا یہی عقیدہ ہے کیونکہ اگر یہ امر بکلی آپ کے عقیدہ سے
باہر تہا تو پہر اسکا ذکر کرنا بطور لغو ٹہیرتا[۲] ہے جو آپ کی شان سے بعید ہے
انسان جس کسی کا قول یا مذہب اپنے ریویو مین بطور نقل کے ذکر کرتا ہے وہ اپنے
مویدات دعوے اور راے کی مد مین لاتا ہے اور یا اسکے رد کی غرض سے لیکن
صاف ظاہر ہے کہ آپ اس قول کو اپنے مویدات دعوے کے ضمن مین
لاے ہین چنانچہ آپنے بغیر اسکے ایسے دعوے کی تائید کے لیے ایک

[۱] اب اپکو سوجہا کہ ہمارا جواب پورا جواب نہین تو اپکو بر طبق مثل چور کی ڈاہڑی مین
تنکا" یہ کہٹکا ہوا کہ اس سوال مین یہ امر بہی تو درج تہا کہ کشف سے احادیث کو صحیح و موضوع
قرار دینے کی نسبت مولف رسالہ اشاعۃ السنۃ نے اپنا اعتقاد کیا ظاہر کیا ہی جسکا
ہمنے کوئی جواب نہین دیا تو آپنے تنکا نکالنے کے لئے یہ کہا ہے کہ اگرچہ اس امر کی نسبت آپنے
اپنا اعتقاد ظاہر نہین کیا مگر آپکی فحوائے کلام سے سمجہہ مین آتا ہے کہ آپکا عقیدہ اسکے موافق
ہوگا ورنہ وہ قول آپکی مویدات مین مذکور نہ ہوتا - اسکا جواب ہمنے تحریر نمبری ۲ و ۷ مین مفصل
دیدیا اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ کشف کے ذریعہ سے احادیث کی تصحیح و تضعیف سے ہمنے اشاعۃ السنۃ
مین اتفاق نہین بلکہ اختلاف ظاہر کر دیا تہا - اور اس قول کی نقل سے ہمارا وہی مقصود تہا
جس سے اس قول کو تسلیم کرنا لازم نہین آتا - صفحہ ۳۰۱ ملاحظہ ہو -

[۲] اسصورت مین لغو ٹہیرتا ہی کہ اسکی نقل سے کوئی اور مقصود نہ ہو - اور جس حالت مین اس قول کے
نقل سے اور مقصود ہے برچہ اشاعۃ السنۃ مین (جہان یہ قول منقول ہے) بیان ہو چکا ہے
تو پہر اسکی نقل بلا اعتقاد کو لغو ٹہیرانا خود لغو کہنا ہے -

[illegible] کی حدیث بھی لکھی ہے کہ محدث کا الہام دخل شیطان سے محفوظ کیا جاتا ہے بلکہ [illegible] آپنے کھلے طور پر ظاہر کر دیا ہے کہ آپ اسی قول کے حامی ہین گو ایمانی طور پر نہین مگر استدلالی طور پر ضرور حامی ہین اور میرے لئے صرف اسیقدر کافی ہے کیونکہ میرا مطلب تو صرف اسیقدر ہے کہ حدیثین اگرچہ صحیح ہی ہون لیکن انکی صحت کا مرتبہ ظن یا ظن غالب سے زیادہ نہین سو ان حدیثون کی حقیقی صحت کا پرکھنے والا قران مجید ہے اور قرآن مجید جسقدر اپنے معاد اور اپنے کمالات بیان کرتا ہے انپر نظر غور ڈالنے سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ اسنے اپنے تئین اپنے ماسوا کی تصحیح کے لئے محک ٹھہرایا ہے اور اپنے ہدایتون کو کامل اور اعلے درجہ کی ہدایتین بیان فرمایا ہے جیساکہ وہ اپنی شان مین فرماتا ہے ۔

۱؎ اس حدیث کی نقل و تسلیم صحت سے یہ لازم نہین آتا کہ کشف کے ذریعہ سے احادیث صحیحہ کا موضوع ہونا ہمارے نزدیک مسلم ہے ہمارے نزدیک جو محدث ہونیکا دعوے کرے اور احادیث صحیحہ اتفاقیہ کو کشف کے ذریعہ سے موضوع کہے وہ محدث نہین شیطان ہے ہماری تحریر نمبری (۸) ملاحظہ ہو ۔

۲؎ اسقدر کیون ۔ یہ مقدار کسنے مقرر کر دیا ۔ اور اس امر مین کہ احادیث صحیحہ کا مرتبہ ظن یا غالب ظن سے زیادہ نہین کسنے آپسے نزاع کی تھی ۔ اور یہ مسئلہ آپسے کسنے پوچھا تھا جسپر آپکو اس مقدار کے بیان و تقریر کی ضرورت ہوئی ۔ آپنے اس بیان اور تقریر مین ناحق و بلا ضرورت خروج از بحث کیا جسکی یہ ساتوین دفعہ ہے ۔

۳؎ حقیقی صحت کے لفظ سے اگر آپکی مراد قطعی صحت ہے تو اسکو پرکھنے کیلئے قرآن معیار نہین ہو سکتا جو حدیث ظنی ہے وہ موافقت قرآن کی حالت مین بھی ظنی رہیگی ۔ موافقت مضمون قرآن اوسکو قطعی نہ بناویگی ۔ اور اگر موافقت مضمون قرآن موجب صحت یا قطعیت ہو سکتی ہے ۔ تو چاہیئے کہ ایک موضوع حدیث جسکا مضمون قرآن کے موافق ہو صحیح یا قطعی ہو (جسکا کوئی مسلمان قائل نہین)

خروج از بحث دفعہ ۷

فیہا کتب قیمۃ - فصلناہ علی علم - یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام ویخرجھم من الظلمت الی النور - ویعلمکم مالم تکونوا تعلمون - قل ان ھدے اللہ ھو الھدی فمن اتبع ھدی فلا یضل ولا یشقے - لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ - فمن یکفر بالطاغوت ویومن باللہ فقد استمسک بالعروۃ الوثقی لا انفصام لھا - ان ھذ القران یھدی للتی ھی اقوم - ان فی ھذا لبلاغا لقوم عابدین وانہ لحق مبین - حکمۃ بالغۃ - تبیانا لکل شیء روحا من امرنا - نور علی نور - انزل الکتاب بالحق والمیزان - ھدی للناس وبینات من الھدی والفرقان - انہ لقران کریم فی کتاب مکنون فصلناہ علی علم انہ لقول فصل لا ریب فیہ - وما انزلنا علیک الکتاب الا لتبین لھم الذین اختلفوا فیہ و

بقیہ ضمیمہ صفحہ ۲۵۱

اور اگر اس قطعی صحت کا مطلب کچھ اور بطن قائل ہے تو اسکے اظہار پر اسمین گفتگو کی جائیگی

لہ ان آیات کا ترجمہ وہی خصوصیات وصفات ہین جنکو کادیانی نے بعد ختم آیات نمبر وار بیان کیا ہے ان صفات وخصوصیات مین ایک خصوصیت بھی ایسی نہین جس سے ثابت ہو کہ قران احادیث صحیحہ نبویہ کی صحت وقطعیت کیلئے معیار ومحک ہے - ناظرین غور وانصاف سے ان خصوصیات وصفات کو ملاحظ کرین اور داد انصاف دیکر کہین کہ ان آیات کی نقل وبیان مین کادیانی نے خروج از مبحث کیا ہے جسکی آٹہوین دفعہ یا ان آیات کو سوال زیر بحث سے تعلق ہے ہے خصوصیت نمبری ۱۱ مین آپنے قرآن کا سچ کی شناخت کے لئے محک ہے نا بیان کیا ہے سو وہ ان آیات مین سے کسی آیت کا ترجمہ نہین ہے ہے ہوتا تو بھی احادیث صحیحہ نبویہ سے اسکا کچھ تعلق نہوتا - حدیث صحیح نبوی بذات خود حق ہے - وہ صحت وثبوت کے بعد اپنے حق ہونیکے ثبوت مین کسی اور کسوٹی پر لگانیکی محتاج نہین ہے

لہ یہ متعدد آیات کے الفاظ ہین جسکو آپنے ایک آیت قرار دیا - اور انکا ترجمہ بھی نمبری ۱۳ مین ایسا کیا ہے جس سے صاف ثابت ہے کہ آپ اسکو ایک آیت سمجھتے ہین مگر مسلمانونکی قرآن عربی مین اس آیت کا بابین الفاظ و ترتیب متعدد آیتین ہین